عبادات کی با تصویر فقہ

اِحکام الاِسلام کی آسان تعلیم

طہارہ / پاکی	نماز	روزہ	زکوۃ	حج



د. عبداللہ بن سالم باہمام

مترجم
ڈاکٹر حبیب اللہ خان

نظر ثانی
سجاد آحمد

نمازی کا سترہ /آڑ

https://www.al-feqh.com/ur

۵



نماز کی آڑ/رکاوٹ

مندرجات/مشتملات

نماز کی آڑ/رکاوٹ کی تعریف

نماز کی آڑ/رکاوٹ کی مشروعیت

نماز کی آڑ/رکاوٹ کا حکم

نماز کی آڑ/رکاوٹ کی حکمت

نماز کی آڑ/رکاوٹ کے احکام

نماز کی آڑ/رکاوٹ

سترہ اس چیز کو کہتے ہیں جسکو نمازی اپنے اور گزرنے والے کے درمیان رکھتا ہے۔

نماز کی آڑ/رکاوٹ کی مشروعیت

فرض اور نفل میں خواہ مسجد ہو یا نہ ہو رکاوٹ بنانا حضر اور سفر میں مشروع ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا «جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سترے کی طرف نماز پڑھے اور اسکے قریب ہو"[۱]

حضرت وھب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" آپ ﷺ نے منیٰ میں ہماری امامت کی۔ آپ ﷺ کے سامنے ایک چھوٹی لکڑی گاڑھی گئی اور آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں"۔[۲]

نمازی کے سترے/رکاوٹ کا حکم

کسی چیز کو آڑ بنانا واجب ہے۔ آپ ﷺ نے آڑ بنانے کا امام اور اکیلے کو حکم دیا ہے۔ اور اس میں رغبت کااظہار فرمایا کہ ایک مسلمان کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ نماز کے وقت اپنے سامنے سترہ رکھ لے اور گذرنے والا اسکے اور اسکے سترے کے درمیان گذرنے سے روکا جائے گا۔

(۱) اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔
(۲) اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

رسول ﷺ اللہ فرماتے ہیں «تو سترے کی طرف ہی نماز پڑھ اور کسی کو اپنے سامنے سے نہ گذرنے دے اگر وہ انکار کرے تو اسکو مارو"[۳]

نمازی کے سترے کے احکام

بہت سی حکمتوں کی وجہ سے نمازی کے لیے سترہ مشروع کیا گیا ہے۔

۱۔ خشوع و خضوع کے ٹوٹنے کے خطرے کی وجہ سے اسکے سامنے سے گذرنے والے کو روکنا۔

۲۔ نماز میں نمازی کے افکار کو محصور کرنا اور کسی اور چیز میں مشغولیت سے روکنا۔

۳۔ عورت، کتا یا گدھے کے گذرنے کے ساتھ نماز کے ٹوٹنے کے خوف سے بچنے کے لیے۔ حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے، فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے کجاوے کی آخری لکڑی کے مثل سترا بنا لے۔اور اگر اسکے سامنے کجاوے کی آخری لکڑی کے برابر سترہ نہ ہو تو اسکی نماز کو گدھا، عورت اور سیاہ کتا توڑ دیتا ہے" میں نے کہا اے ابوذر کالے کتے کو سیاہ یا زرد کتے پر کیوں ترجیح دی۔فرمایا اے بھتیجے میں نے بھی یہی سوال آپ ﷺ سے کیا تھا جیسے تو نے مجھ سے کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا "کالا کتا شیطان ہے"[۴]

(۳) اس حدیث کو امام ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔
(۴) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

https://www.al-feqh.com/ur/آڑ-کا-سترہ

https://www.al-feqh.com/ur

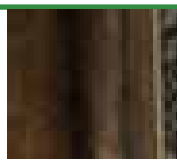

نمازی کے سترے کے احکام

۱۔ سترہ رکھنا امام اور مقتدی دونوں کے لیے ضروری ہے۔ اور امام کا سترہ مقتدی کا سترہ ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں "میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور میں اس وقت بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول ﷺ اللہ اس دن منی میں نماز پڑھا رہے تھے تو میں نماز پڑھنے والوں کی صف کے سامنے سے گذرا۔ میں اترا اور اونٹنی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ میں صف میں داخل ہو گیا اور کسی نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا"۔[۱]



۲۔ نمازی کے سامنے سے گذرنا جائز نہیں ہے اور گذرنے والا گنہگار ہو گا۔ رسول ﷺ اللہ نے فرمایا"اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لے کہ اسکے لیے کیا وبال ہو گا تو چالیس روز ٹھہرنے کو آگے گزرنے پر ترجیح دے گا۔ ابو النصر کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے چالیس دن، مہینے یا سال کہا۔

ہاں اگر سترے کے پیچھے سے گزر جائے یا نمازی کے سجدے والی جگہ سے دور گزرے اگر نمازی نے سترہ نہ بنایا ہوا ہو۔



۳۔ نمازی پر لازم ہے کہ اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ "جب تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے تو اسکو سترہ بنا لے اگر اسکو کوئی پار کرنا چاہے تو اسکو دور کر دے اگر انکار کرے تو اسکو مارے بے شک وہ شیطان ہے۔"[۲]

۴۔ اہل علم کی ایک جماعت نے مسجد حرام کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔اور انہوں نے لوگوں کے مشقّت کو مدّنظر رکھتے ہوئے مسجد حرام میں نمازی کے سامنے گذرنے کی اجازت دی ہے۔ اس لیے کہ مسجد حرام میں نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے میں حرج ہے۔

۵۔ دیوار، مسجد کے ستونوں میں سے کوئی ستون یا الماری کے ساتھ بھی نماز کے لیے سترہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یا لاٹھی جیسی کوئی چیز اپنے سامنے رکھ کے نماز پڑھ لے۔

۶۔ نمازی اور سترے کے درمیان ایک بکری کے گزرنے جتنا فاصلہ ہونا چاہیے کیونکہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "آپ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گذرنے جتنا فاصلہ ہوتا تھا"[۳]

عورت کی وجہ سے نماز کا ٹوٹنا

(یقطع الصلاۃ) والی حدیث میں عورت کو گدھے اور کالے کتے کے ساتھ تشبیہ دینا مقصود نہیں ہے اور نہ ہی ایک سیاق میں ذکر کرنے کی وجہ سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ یہ تینوں چیزیں نماز کے توڑنے کی علت میں شریک ہیں بلکہ ان میں سے ہر ایک نماز کے توڑنے کی علت اور سبب میں مستقل ہے مثلاً کالے کتے کی علت اور سبب پر رسول ﷺ اللہ نے تصریح کر دی ہے کہ اس سے نماز اس لیے ٹوٹ جاتی ہے کہ یہ شیطان ہے۔ اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ گدھا اور عورت بھی شیطان ہیں۔ بلکہ عورت کی وجہ سے نماز اس لیے ٹوٹ جاتی ہے کہ جب عورت نمازی کے سامنے سے گذرتی ہے تو اسکی توجہ اپنی طرف مبذول کرا لیتی ہے۔ اور نمازی کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں عورت مرد سے زیادہ تیز ہے تو اس سے نماز کی خشوع خراب ہو جاتی ہے۔ تو شارع نے نمازی کی خشوع و خضوع برقرار رکھنے کے لیے عورت کے گذرنے کو قاطع صلوٰۃ قرار دیا ہے۔

(۱) متفق علیہ

(۲) متفق علیہ

(۳) متفق علیہ

https://www.al-feqh.com/ur/نماز-کا-سترہ-اڑ